بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۳ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۳ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۷۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ شہادت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۱ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور سر درد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔۔۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بخار معدہ اور جگر میں درد کی تکلیف ہے ۔ صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

گزشتہ جمعہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم بھائی محمود احمد صاحب کی لڑکی سلیمہ خاتون صاحبہ کا نکاح چوہدری محمد حسین صاحب ریلوے گارڈ ملکوال کے ساتھ پندرہ سو روپیہ مہر پر اور سیدہ خاتون صاحبہ کا نکاح راجہ عبدالحمید صاحب جنجوعہ ایبٹ آباد کے ساتھ پندرہ سو روپیہ مہر پر پڑھا تھا ۔ آج انکا رخصتانہ ہوا جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور دوسرے بہت سے اصحاب شریک ہوئے ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ کہ خدا تعالےٰ یہ دونوں رشتے مبارک کرے ۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتصادی تحریکات سے جماعت احمدیہ کے غیر معمولی اخلاص کا تازہ ثبوت

جماعت احمدیہ کے ایک چھوٹے سے مجمع نے پانچ سال کی بجائے سوا گھنٹہ کے اندر اور دو لاکھ کی بجائے ۲،۲۲،۷۶۴ روپے نقد اور وعدوں کی صورت میں پیش کر دیئے

فی منٹ ۳۰۰۰ روپیہ کی رفتار سے رقوم پیش کی گئیں ۔

(از ایڈیٹر)

سب کچھ قربان کر دینے کا ولولہ

قادیان ۲ اپریل ۱۹۴۵ء جب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدا تعالےٰ کے ایک خاص الہام کی بناء پر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے ۔ خدا تعالےٰ اپنی تائید و نصرت کے پے بہ پے نشانات دکھا رہا ۔ اور جماعت احمدیہ کو اس قدر اخلاص اور فدا کاری کے مظاہرے کرنے کی توفیق بخش رہا ہے ۔ کہ جن کی مثال اس سے پہلے احمدیت کی تاریخ میں نہیں ملتی ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ اور واقعات اسکی تصدیق کر رہے ہیں ۔ کہ ہر مخلص احمدی اپنے اندر نیا جوش نئی امنگ اور نیا ولولہ پاتا ہے ۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار بیٹھا ہے ۔ اور جس قدر قربانی کرنے کا موقع میسر آتا ہے ۔ اس میں شریک ہونا اپنے لئے باعث سعادت اور موجب فخر سمجھ رہا ہے ۔

تازہ مثال

اس کی تازہ مثال میں ذیل میں روح پرور اور وجد آفرین واقعہ پیش کیا جاتا ہے ۔ جو کل مجلس مشاورت میں رونما ہوا ۔ اور جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک ایک لفظ پر کس طرح پروانہ وار نثار ہونے کے لئے تیار رہتی ہے اور قربانی و ایثار کی کیسی کیسی حیرت انگیز مثالیں قائم کر رہی ہے ۔

کیا ہوا ؟

کل جب بجٹ اور نظارت بیت المال کی سب کمیٹی کی رپورٹ میں درج شدہ تجاویز کے متعلق مجلس میں اظہار اور رائے شماری کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فیصلے فرما چکے ۔ تو حضور نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا ۔ اور ساتھ ہی یہ ہدایت فرمائی ۔ کہ وقت چونکہ زیادہ ہو چکا ہے ۔ اس لئے آج سارے امور پیش نہیں ہو سکتے ۔ سب کمیٹی کی رپورٹ میں سے صرف دو تجاویز پیش کی جائیں ۔ ایک یہ کہ جیسا کہ تعمیر منارۃ المسیح کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء مبارک تھا ہر سال قادیان میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرنے کے لئے دو ہزار روپیہ بجٹ میں رکھا جائے اور دوسری یہ کہ ایک مقامی واعظ کی آسامی منظور کی جائے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش فرمودہ سوال

حضور نے پہلی تجویز کے متعلق فرمایا ۔ اس وقت اس سوال پر غور کرنا ہے ۔ جو ۴۵ سال ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود پیش فرمایا تھا ۔ اور وہ یہ ہے کہ فرماتے ہیں ۔

"میں ایک [illegible] امر کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا [illegible] اس منارہ میں ہماری یہ بھی غرض ہے [illegible] منارہ کے اندر یا جیسا کہ مناسب ہو ایک گول کمرہ یا کسی اور وضع کا کمرہ بنا دیا جائے جس میں کم سے کم سو آدمی بیٹھ سکیں ۔ اور یہ کمرہ وعظ اور مذہبی تقریروں کے لئے کام آئیگا ۔ کیونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیان میں مذہبی تقریروں کا ایک جلسہ ہوا کرے ۔ اور اس جلسہ میں ہر ایک شخص مسلمانوں اور ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں اور سکھوں میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے ۔ مگر شرط ہو گی ۔ کہ دوسرے مذہب پر کسی قسم کا حملہ نہ کرے فقط اپنے مذہب اور اپنے مذہب کی تائید میں جو چاہے تہذیب سے کہے"

اس سے بہت سے فوائد وابستہ ہیں ۔ ایک تو یہ کہ مختلف مذاہب کے لوگوں میں رواداری کی روح پیدا ہو گی ۔ دوسرے مذاہب کے لوگ یہاں آئیں گے ہمارے ہاں ٹھہریں گے ۔ ہمارے مہمان بنیں گے ۔ پھر ایسی باتوں کی طرف پریس کو توجہ ہوتی ہے ۔ اور اخبارات میں پروپیگنڈا ہوتا ہے ۔ اس پر ۴۵ سال گزر گئے ہیں ۔ مگر ہم نے توجہ نہیں کی ۔ اسکے متعلق مشورہ لینا چاہتا ہوں ۔

حضرت امیر المومنین سجدہ میں

اسکے بعد صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سب کمیٹی کی رپورٹ سے اس بارے میں تجویز پڑھ کر سنا ہی رہے تھے ۔ کہ اچانک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کرسی سے اٹھے ۔ اور پاس ہی فرش پر جو تھوڑی سی جگہ تھی ۔ وہاں سجدہ کیا ۔ یہ دیکھتے ہی چپ چاپ تمام حاضرین اپنی اپنی جگہ پر سجدہ میں گر گئے اور حضور کے اٹھنے پر جب اللہ اکبر کہا گیا تو اٹھے ۔

رقت انگیز تقریر

اس وقت حضور نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی ۔ جس میں فرمایا ۔ آج سے ۴۵ سال پہلے وہ شخص جس کی جوتیوں کا غلام ہونا بھی ہم اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں اسے اس وقت کی اپنی جماعت کی حالت دیکھتے ہوئے ایک بہت بڑا مقصد اور کام یہ نظر آیا ۔ کہ ایک ایسا کمرہ بنایا جائے ۔ جس میں سو آدمی بیٹھ سکے ۔ مگر آج ہم ایک ایسے کمرہ میں بیٹھے ہیں ۔ جو اس غرض سے نہیں بنایا گیا ۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

کہ مختلف مذاہب کے لوگ اس میں تقریریں کریں۔ مگر اس میں پانچ سو کے قریب آدمی بیٹھے ہیں۔ اور وہ بھی کرسیوں پر۔ جو زیادہ جگہ گھیرتی ہیں۔

کیا یاد آیا؟

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

گویا اس زمانہ میں جماعت کی طاقت اور وسعت کی یہ حالت تھی۔ کہ سو آدمیوں کو بٹھانے کے لئے جگہ بنانے کی غرض سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعلان کرنا پڑا۔ اور یہ ایک بڑا کام سمجھا گیا۔ مگر آج خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو اتنا بڑھا دیا۔ اور ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ اس وقت جو بات بہت بڑی معلوم ہوتی تھی۔ آج بہت ہی معمولی اور حقیر سی نظر آتی ہے۔ اور آج جو چیز بہت بڑی معلوم ہوتی ہے وہ کل حقیر ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہی سلوک برابر چلا جا رہا ہے۔ اس بات کا خیال کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح دل بھر آتا اور آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ کہ کاش جماعت کی یہ ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوتی۔ تا آپ بھی اس دنیا میں اپنے کام کے خوش کن نتائج دیکھ لیتے۔

یہ فرماتے فرماتے حضور پر بیحد رقت طاری ہو گئی اس لئے کچھ دیر توقف کیا اور پھر فرمایا۔

دوستوں نے کیا کہا؟

سب کمیٹی نے دو ہزار روپے اس سال بجٹ میں رکھنے تجویز کئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جو دوست اس بارہ میں کچھ کہنا چاہتے ہوں۔ وہ نام لکھا دیں۔ اس پر بعض اصحاب نے نام لکھائے۔ اور ان میں سے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

سیدی۔ میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اس مقصد کے لئے بجٹ میں کوئی رقم نہ رکھی جائے۔ بلکہ ہم خدام سے جس قدر رقم کی ضرورت ہے۔ انفرادی طور پر لی جائے۔ تاکہ بجٹ کا سوال ہی نہ پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک سو آدمیوں کے لئے جگہ کی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ اسے سو گنا کر کے ان کے لئے جگہ بنائی جائے۔ ہمیں جو کچھ بھی ملا ہے۔ محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ملا ہے۔ اور وہ آپ ہی کا ہے۔ آپ جتنی رقم چاہیں۔ ہم سے لیں۔ ہم اسے انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ پیش کرینگے۔

بجٹ میں مجوزہ رقم ایک شخص نے دیدی

بعض اور اصحاب نے بھی اسی رنگ میں رنگین تقریریں کیں۔ اسی سلسلہ میں جب ایک صاحب نے کہا۔ دو ہزار نہیں جتنے روپے کی ضرورت ہو۔ ابھی لے لیا جائے۔ تو حضور نے فرمایا دو ہزار کا تو اب سوال نہیں۔ یہ تو ایک شخص نے ہی دے دیا ہے۔

خود بخود رقوم دینے لگ گئے

اس دوران میں احباب نے خود بخود نقد رقوم پیش کرنی شروع کر دیں۔ تو حضور نے فرمایا۔ دوستوں نے چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ اور اس بات کا انتظار نہیں کیا۔ کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ مجھ پر جو اس وقت وجد کی حالت طاری ہوئی اور میں سجدہ میں گر گیا اس کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے حالات اور بعد کے حالات میں فرق ہے۔ اس وقت دو ہزار روپیہ کا جو سوال ہے۔ وہ تو ایک دوست نے پورا کر دیا ہے۔ اور وہ کیا اس سے بہت بہت زیادہ چندہ ہو سکتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس تجویز کے پیچھے جذبہ کیا کار فرما ہے۔ یہی کہ باہر سے کتنے آدمی آسکینگے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ اب بیس۲۰ پچیس۲۵ ہزار آجاتے ہیں۔

کیا کرنا چاہیئے؟

اِن حالات میں چاہیئے کہ ہم ایک ایسا ہال بنائیں۔ جس میں ایسے جلسے ہوتے رہیں۔ یا شیڈ کے طور پر ایسی جگہ بنائیں۔ جس میں کم از کم ایک لاکھ آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہو۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے۔ کہ پانچ سال میں دو لاکھ روپیہ ہم اس غرض کے لئے جمع کریں۔ پانچ سال کا عرصہ اس لئے میں نے رکھا ہے۔ کہ اس وقت تک جنگ کی وجہ سے جو گرانی ہے۔ وہ دور ہو جائیگی۔ اور ہم ایسی عمارت بنا سکینگے پس میں فی الحال یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ آئندہ پانچ سال میں دو لاکھ روپیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے جمع کیا جائے۔ میں اس تجویز کو بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ بجٹ میں یہ رقم رکھنے اور مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کی بجائے انفرادی طور پر جماعت سے لے لی جائے۔ دو ہزار روپیہ جو چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے دیا ہے۔ اسی دو لاکھ کی رقم میں داخل کر دیتا ہوں۔ یہ رقم اعلان کر کے طوعی چندہ سے پوری کر لی جائیگی۔

وعدے لکھنے مشکل ہو گئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابھی اسی قدر تقریر فرمائی تھی کہ بڑی کثرت کے ساتھ چاروں طرف سے رقعے اور نوٹ آنے شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ چند منٹ کے بعد حضور نے فرمایا یہ رقعے اور روپے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری والے اٹھا لیں۔ میں اس بارہ میں بری ہوتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے حضور دفتر والے جواب دہ ہونگے۔ اور اپنی طرف سے اس فنڈ میں دس ہزار روپیہ عطا کرنے کا اعلان فرمایا۔ اس پر نقد اور وعدوں کی صورت میں چندہ دینے والے احباب نے ایک طرف تو بہت کثرت کیساتھ رقعے اور نوٹ پیش کرنے شروع کر دیئے۔ اور دوسری طرف بلند آواز سے اپنے وعدے لکھانے پر اصرار کرنے لگے۔ اس وقت حضور نے فرمایا کہ احباب باری باری بولیں تاکہ اُن کے نام لکھے جاسکیں۔ اب تو اتنا شور ہے کہ لکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس کے بعد کچھ دیر تک وعدے لکھے اور رقوم شمار کی جاتی رہیں۔

کمی پوری کرنیکا اعلان

ایک موقع پر حضور نے اعلان فرمایا کہ میں اپنی طرف سے اپنے خاندان کی طرف سے نیز چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے دوستوں اور سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کے خاندان اور جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے اسبات کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ بیرونی جماعتوں کو اس فنڈ میں شریک ہونے کا موقع دینے کے بعد ۲ دو لاکھ میں جو کمی رہیگی۔ وہ ہم پوری کر دینگے۔

میزان دو لاکھ سے بڑھ گئی

لیکن ساری فہرست تیار ہونے کے بعد جب رقوم کی میزان کی گئی۔ تو حضور نے اعلان فرمایا۔ کہ اس جلسہ میں شریک ہونے والوں نے اپنی طرف سے یا اپنے غیر حاضر دوستوں اور رشتہ داروں کی طرف سے جو چندے پیش کئے ہیں ممکن ہے جلدی میں اُن کی میزان کرنے میں کچھ غلطی ہو گئی ہو۔ لیکن اس وقت جس قدر چندہ ہو چکا ہے وہ دو لاکھ بائیس ہزار سات سو چونتیس روپے شمار کیا گیا ہے۔

سجدہ شکر

یہ کہنے کے بعد حضور نے پھر یہ کہتے ہوئے سجدہ کیا کہ یہ سجدہ شکر ہے۔ اور تمام مجمع سجدے میں گر گیا۔ اور نہایت رقت اور زاری سے دعائیں کیں۔ سجدہ سے اٹھنے کے بعد حضور نے صرف یہ فرمایا۔ کہ بعض مواقع پر بولنے سے خاموشی زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ اس لئے میں اس جلسہ کو اللہ کے نام پر ختم کرتا ہوں۔ اور دوستوں کو واپسی کی اجازت دیتا ہوں۔ مجھے جو کچھ کہنا ہوگا۔ بعد میں خطبات میں کہونگا۔

ایمان افزا نظارہ

جس وقت احباب جماعت اپنے چندے لکھا رہے تھے۔ اس وقت کا نظارہ نہایت ہی خوشکن اور ایمان افزا تھا۔ ہر بھائی کی کوشش یہ تھی۔ کہ پہلے اس کا چندہ لکھ لیا جائے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ۲ دو لاکھ روپیہ کی رقم پوری ہو جائے۔ اور اسے شامل ہونے کا موقع نہ مل سکے۔ اور وہ بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جائے۔ اور جب یہ دیکھا جائے۔ کہ یہ جدوجہد اور یہ کشمکش جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں نہ تھی جس میں ہزاروں افراد شریک ہوتے ہیں۔ کسی جلسہ عام میں بھی نہ تھی۔ جسمیں ہر ایک کو شریک ہونیکی اجازت ہوتی۔ بلکہ ایک محدود جلسہ میں تھی جسمیں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ اور ٹکٹ بھی کئی ایک نہایت کڑی شرائط پوری کرنے کے بعد ملتا تھا۔ اور بطور نمائندہ اس جلسہ میں شریک ہونے کیلئے بیرونی جماعتوں کے لئے صرف ۳۲۳ ٹکٹ جاری ہوئے تھے۔ اور مرکزی جماعت کیلئے ۶۸ اسی قدر اگر وزیٹرز سمجھ لئے جائیں۔ تو یہ سارے کا سارا مجمع زیادہ سے زیادہ ایک ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ اتنے سے مجمع نے بغیر اسکے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسوقت اس فنڈ کیلئے چندہ دینے کی کوئی تحریک فرمائی۔ محض یہ معلوم کر کے کہ حضور کا یہ منشا ہے۔ نہایت ہی قلیل عرصہ میں مطلوبہ دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ رقم اپنے پیارے امام کے قدموں میں ڈال دی الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بیمثال مگر نا کافی

کیا اس کی مثال اور اسکی نظیر دنیا کے تختہ پر کہیں مل سکتی ہے؟ اور کوئی جماعت صفحہ عالم میں ایسی موجود ہے۔ جو اپنے پیشوا کی اسقدر والہ و شیدا ہو؟ قطعاً نہیں۔ مگر باوجود اس کے جماعت احمدیہ سمجھتی ہے۔ کہ اسے جو کچھ کرنا چاہیئے۔ اس سے بہت کم ہے۔ جو وہ کر رہی ہے۔ ہمارے لئے حقیقی خوشی اور حقیقی مسرت کا وقت وہ ہوگا۔ جبکہ

مصلح موعود کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت سے

قرآن شریف احادیث اولیاء امت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ازل سے یہ مقدر تھا۔ کہ مصلح موعود کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت طیبہ سے ہو۔ سورہ جمعہ کی آیت و اخرین منہم لما یلحقوا بہم کے متعلق صحابہ کے دریافت کرنے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کہ اگر ایمان ثریا پر چڑھ جائیگا۔ تو بھی رجال من ابناء فارس۔ فارسی الاصل کے کئی مرد اسے واپس لے آئیں گے۔ جہاں ایک روایت میں رجل یعنی ایک مرد کا ذکر ہے۔ وہاں دوسری روایت میں رجال بھی آتا ہے۔ جس سے پتہ ملتا ہے۔ کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے اور بھی وجود ہونگے۔ جو آپ کے اس کام میں شریک ہونگے۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں آتا ہی۔ کہ آنے والا موعود یتزوج و یولد لہ کہ مسیح موعود (فداہ نفسی وابی وامی) شادی کرینگے۔ اور نامور اولاد خدا تعالےٰ ان کو عطا کریگا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد یتزوج و یولد لہ کا یقیناً یہی منشاء تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے خبر پاکر آپ تمام دنیا میں اعلان فرمادیں۔ کہ وہ آنے والا عظیم الشان فارسی الاصل شادی کریگا۔ اور اس کی اولاد ہوگی۔ جو اسکے کام کی تکمیل کریگی۔ اور وہ بہت بڑی شان والی اور مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کو پورا کریگی۔

پھر اللہ تعالےٰ نے اس خبر کی عظمت اور اہمیت کو بڑھانے کے لئے اولیاء امت کے ذریعہ بھی اعلان کرایا۔ چنانچہ حضرت نعمت اللہ ولی اپنے قصیدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

پسرش یادگار مے بینم

یہ بھی یتزوج و یولد لہ کی تفسیر ہے کہ آنے والے مسیح کا صاحبزادہ انکی یادگار ہوگا۔ یعنی ان کا مثیل اور ان کا نظیر ہوگا۔

پھر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہائت زوردار الفاظ میں مختلف پیرایوں میں اپنی اولاد کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے خصوصیت کے ساتھ مصلح موعود کی خبر دی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا

اللہ اللہ کیا عظیم الشان مقام بتایا ہی پھر خاص طور پر خدا تعالےٰ کے منشاء سے چالیس دن ایک خاص مقام پر دعائیں کرنے کے بعد سبز اشتہار شائع فرمایا۔ اور ہندوستان کے کونہ کونہ تک پہنچایا۔ حضور اس میں فرماتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے خبر دی ہے۔ کہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ اور تیری ہی ذریت سے ہوگا۔ اور یہ کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر یہ خبر نہیں ٹل سکتی۔ اور کس طرح یہ خبر ٹلے جبکہ ازل سے ہی خدا تعالےٰ مقدر کر چکا تھا کہ ایسا ہوگا۔ چنانچہ وہ عظیم الشان موعود جس کی خبر اللہ تعالےٰ نے تیرہ صدیاں پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دی۔ اولیاء امت محمدیہ کے ذریعہ دی۔ اور پھر جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ذریعہ دی تھی۔ جب ولادت ہوئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار دیا کہ اے لوگو سن لو کہ جسکی خبریں خدا سے علم پاکر دی تھی وہ پیدا ہوگیا ہے۔ اور بموجب اعلام الٰہی اس کا نام میں نے محمود احمد رکھا ہے۔ چنانچہ سراج منیر کتاب شائع فرماتے ہوئے تحریر فرمایا۔ کہ یہ وہ محمود ہے جس کی خدا تعالےٰ نے مجھ کو پہلے خبر دی تھی۔ اور پھر اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں صاف لفظوں میں حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش فرماتے ہیں۔ کہ یہ وہ وجود ہے۔ جس کی خدا تعالےٰ نے مجھ کو پہلے سے خبر دے دی تھی۔

آپ کا ایک الہامی نام عمر بھی ہے۔ جو بتاتا ہے۔ کہ جہاں ان کے وجود باجود سے اسلام اور توحید الٰہی اکناف عالم میں پھیلیگی وہاں حضرت عمرؓ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے خلیفہ ہونگے اور جیسا کہ آپ کی خلافت کے شروع کے حالات سے احباب واقف ہیں۔ آپ کی خلافت کے وقت اس کثرت کے ساتھ اپنوں اور بیگانوں دوستوں اور دشمنوں کو مختلف رنگوں میں خوابیں۔ کشوف اور الہام آپ کی خلافت اور عظمت شان کے متعلق ہوئے کہ تاریخ سے قطعاً ثابت نہیں ہوتا۔ کہ کسی خلیفہ کی خلافت کے وقت اس کثرت سے ہوئے ہوں۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا خدا تعالےٰ ہر مخالف و موافق کو خبر دے۔ کہ یہ معمولی ہستی نہیں ہے۔ یہ میرا بہت بڑا پیارا اور مقرب بندہ ہے۔ یہ بتانے کے لئے خدا تعالےٰ اپنے فرشتوں کی فوج کے ساتھ انسانی قلوب پر خود اترا۔ تا مخالفوں کے لئے اتمام حجت ہو۔ اور موافقوں کے لئے نشان رحمت اور برکت۔ پھر ادھر آپ خلیفہ ہوئے۔ ادھر عظیم الشان جنگ شروع ہوگئی۔ اور آج جبکہ قیامت خیز جنگ شروع ہے۔ اللہ تعالےٰ نے واضح اور کھلے الفاظ میں آپ کے صافی و مطہر قلب پر نزول فرماکر دنیا کو بتادیا۔ کہ وہ آپ ہی ہیں۔ جو مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

اگر ایک طرف گزشتہ الٰہی نوشتوں کے مطابق مصلح موعود کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت طیبہ سے ہوا۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنی روحانی چمک سے ہزاروں اور لاکھوں کو مستفیض کررہا ہے تو دوسری طرف عملاً آپ کے وجود باجود میں ایسے اعلےٰ اخلاق اور اعلےٰ صفات موجود ہیں۔ کہ جہاں اپنے کمترین خدام کو آپ کا گرویدہ بنائے ہوئے ہیں۔ وہاں ان مخالفوں کو جو آپ کے مقابلہ پر آتے ہیں حیران کردیتے ہیں پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کو وہ علوم دینیہ اور معارف نکات قرآن کریم اور غوامض شریعت عطا کئے ہیں۔ کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ آج یہ خدا کا پہلوان ساری دنیا کے علماء کو قرآن شریف کی تفسیر لکھنے کے لئے چیلنج دے رہا ہے۔ اور دوسری طرف تمام دنیا کے فلاسفروں سائنسدانوں اور دنیوی علوم کے ماہروں سے کہہ رہا ہے کہ آؤ قرآن کریم اور اسلام پر کسی علم کے ذریعہ اعتراض کرو اس کا جواب دینے کے لئے موجود ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ جس کو نوازتا ہے۔ اور جس پر اپنی تجلی کرتا ہے اس کے قلب صافیہ پر وہ علوم جاری کردیتا ہے۔ کہ ان سے ایک عالم سیراب ہوتا ہے۔ اس کے اندر وہ قوت قدسیہ پیدا کردیتا ہے۔ کہ جو ایک عالم کو اس کے قدموں پر کھینچ لاتی ہے۔ اور آج دنیا یہ نظارہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں دیکھ رہی ہے ؛ خاکسار۔ ظہور حسین سابق مبلغ روس و بخارا

سادہ زندگی

(۲)

کھانے کے علاوہ لباس میں سادگی ضروری ہے۔ پرانے کپڑوں کے خراب ہونے سے قبل نئے کپڑے نہ سلوائے جائیں۔ محض پسند پر کپڑا نہ خریدا جائے۔ عورتیں اکثر ضرورت پر نہیں بلکہ پسند پر کپڑا خریدتی ہیں۔ عورتیں گوٹہ کناری۔ فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں۔ پہلے جو کپڑے موجود ہیں انہیں استعمال کیا جائے۔ اور آگے کے لئے خریدنا بند کردیں۔ نیا زیور نہ بنایا جائے۔ پرانے زیوروں کو تڑوا کر نئے زیور بنانا بھی منع ہے۔ ہاں مرمت جائز ہے۔

قیمتی ادویات کے استعمال سے بچنا چاہیئے۔ قیمتی ادویات استعمال نہ کی جائیں۔ ٹیکے کی اجازت ہے احمدی ڈاکٹروں اور طبیبوں سے علاج کروایا جائے۔ شادی کے موقعہ پر کپڑے اور زیورات کم تیار کروائے جائیں۔ آرائش وزیبائش پر خواہ مخواہ روپیہ ضائع نہ کیا جائے۔

سینما۔ سرکس۔ تھیٹر کو دیکھنا یا کسی کو دکھانا دونوں طرح منع ہے۔

سادہ زندگی کے اس نہائت ہی اہم مطالبہ پر خدا ہمیں عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ تاکہ ہمارے ظاہر کی سادگی سے دلوں کی سادگی اور اخلاص۔ حسن عقیدت۔ معصوم ایمان کا واضح اظہار ہو۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد خدام الاحمدیہ کرنال

حضرت فضل عمر سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک مجاہد مقیم سیرالیون کی طرف سے

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام سے چند سوالات

جب سے حضرت امیرالمومنین اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے متواتر کشوف والہامات کے ذریعے اطلاع پاکر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ امیر پیغام جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے اتباع کی قلمیں اور زبانیں پہلے سے زیادہ تیزی و تندی سے حضور پُرنور کے خلاف چلنے لگ گئی ہیں اور حیرانی کی بات یہ ہے۔ کہ اسلام اور احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کا یہ نشان جہاں نیک اور سعید روحوں کے لئے تقویت ایمان اور نور ہدایت کا موجب ہوا وہاں غیر مبایعین اور ان کے "حضرت امیر صاحب" جن پر آیت کریمہ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً ٹھیک طور پر صادق آتی ہے۔ حضور کے اس دعویٰ کو سن کر آگ بگولا ہو گئے اور عداوت اور بغض کے پہلے سے بھی تاریک گڑھے میں جا گرے۔

خاکسار حضرت سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "The Truth about The Split" پڑھ رہا تھا کہ خیال آیا یہ بھی ایک عجیب بات ہے۔ کہ ایک طرف تو مولوی محمد علی صاحب حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود مانتے ہیں اور دوسری طرف وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا موعود اور مبشر بیٹا ہونے سے انکار کرتے ہیں یہ دو متضاد امر وہ ایک جگہ کیسے جمع کرتے ہیں۔ مسیح موعود کی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یتزوج ویولد لہ بتائی ہے۔ اب اگر یہ علامت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق نہ آئے تو آپ کو کیسے مسیح موعود مانا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اگر نعوذ باللہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یولد لہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موعود بیٹے اور حضور کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود نہیں ہیں۔ تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیان فرمودہ مذکورۃ الصدر عظیم الشان علامت یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر صادق نہیں آئیگی۔

اگر مولوی صاحب یہ کہیں کہ اس علامت سے صرف عام طور پر اولاد کا ہونا مراد تھا۔ جو پورا ہو چکا ہے۔ تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمائے ہوئے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات بالبداہت باطل معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مسیح موعود کے متعلق ان الفاظ میں پیشگوئی کرنا بالکل ایک بے معنے بات نظر آتی ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں لوگ شادیاں کیا ہی کرتے ہیں اور ان کے ہاں اولاد بھی ہوا ہی کرتی ہے۔ پھر یہ پیشگوئی کرنی کہ مسیح موعود بھی شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد بھی ہوگی نہ کوئی خوبی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور نہ ہی یہ کوئی خاص اچنبے کی بات ہے۔ سو اس طرح اس عظیم الشان پیشگوئی کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہتی اسی نکتے کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حمامۃ البشریٰ میں فرماتے ہیں۔ وفی ھذا اشارۃ الی ان اللہ یؤتیہ ولداً یشبہ اباہ ولا یاباہ کہ اس پیشگوئی میں یہ اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کو ایک لڑکا عطا کرے گا جو ہر رنگ میں اس کا مثیل ہوگا۔ اور اس کے نقش قدم پر چلیگا "مولانا صاحب" اگر آپ کے نزدیک فی الواقعہ اس پیشگوئی سے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مراد نہیں۔ تو حضور کے وہ کونسے بیٹے ہیں جن کو آپ اس کا مصداق سمجھتے ہیں۔ اگر آج آپ سے کوئی غیر احمدی یہ کہے کہ میں حضرت مرزا صاحبؑ کو مسیح موعود ماننے کو تیار نہیں ہوں کیونکہ اُن پر یتزوج ویولد لہ کی پیشگوئی صحیح معنوں میں صادق نہیں آتی تو سوائے اس کے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح موعود ہونے کو بھی نیچے رکھتے ہوئے فوراً حضور کو صرف ایک معمولی مجدد ہونے کی پوزیشن میں پیش کر دیں۔ ایسے شخص کے لئے آپ کے پاس اور کیا جواب ہے؟

جناب مولوی صاحب! اسی پیشگوئی کے ضمن میں آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں تحریر فرما چکے ہیں کہ "یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے) ایک لڑکے کے ذریعے سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا۔ یہ سلسلہ بہت اقتدار و قوت حاصل کرے گا"۔ (ریویو اردو نمبر ۵ صفحہ ۱۹۲)

اس پیشگوئی سے آپ کے نزدیک حضور کی کونسی پیشگوئی مراد ہے؟ کیا وہی نہیں جو سبز اشتہار میں مذکور ہے۔ اور جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پاک الفاظ میں التبلیغ میں یوں فرماتے ہیں:۔

ان اللہ یبشرنی وقال سمعت تضرعاتك ودعواتك وانی معطیك ما سئلت منّی وانت من المنعمین .... یاتی من السماء والفضل ینزل بنزولہ وھو نور مبارك وطیّب ومن المطھرین ...... ھو کلمۃ اللہ خلق فی کلمات تمجیدیۃ وھو فھیم وذھین وحسین قد ملاء قلبہ علماً وباطنہ حلماً وصدرہ سلماً واعطی لہ نفس مسیحی ...... ولد صالح کریم ذکیٌ مبارك مظھر الاول والاٰخر مظھر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء ...... یفكّ رقاب الاسارٰی وینجی المسجونین یعظم شانہ ویرفع اسمہ وبرھانہ وینشر ذکرہ الی اقطی الارضین ...... امام ھمام یبارك منہ اقوام

(التبلیغ صفحہ ۶۹)

اگر اوپر درج کی ہوئی آپ کی تحریر میں پیشگوئی سے مراد یہی التبلیغ اور سبز اشتہار والی پیشگوئی ہے۔ تو فرمائیں آپ کے نزدیک یہ کس رنگ میں پوری ہوئی؟ جناب مولوی صاحب میں آپ کی فطرتِ صحیحہ سے سوال کرتا ہوں۔ کہ اگر واقعی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ہی ان پر چسپاں کی ہے۔ تو پھر کیوں آپ حضور کے خلیفہ برحق ہونے اور مصلح موعود ہونے کے انکاری ہیں اور کیوں بیعت کر کے حضور کے روحانی غلاموں میں شامل نہیں ہو جاتے؟ اور اگر اس پیشگوئی سے آپ کے نزدیک حضور مراد نہیں ہیں تو یا تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی اور بیٹے (اگر جسمانی نہیں تو چلو روحانی ہی سہی) کا وجود پیش کریں جس پر صاف اور صحیح طور پر اس پیشگوئی کی تمام علامات صادق آئیں۔ یا پھر آپ جرأت کر کے یہ اعلان کر دیں۔ کہ نعوذ باللہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام دیگر اولیا کی اس بارے میں پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اگر کہیں کہ ان تمام پیشگوئیوں میں لڑکے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی لڑکا مراد نہیں بلکہ حضور کی اولاد میں سے کوئی آئندہ اس عہدے پر فائز ہوگا۔ تو اول تو پیشگوئی کے الفاظ اس غلط تاویل کے متحمل نہیں ورنہ ہی ان میں کوئی ایسا اشارہ پایا جاتا ہے۔ دوئم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس سے یہ مراد نہیں لی اور یہ تاویل حضور کے واضح مسلک کے صریح خلاف ہے۔ سوئم لڑکے سے عام طور پر پوتا یا پڑپوتا مراد لینا گو بعض خاص قرائن کی موجودگی میں ناجائز نہیں ہے۔ لیکن بغیر کسی قرینے کے محض صداقت کے انکار کے لئے ایسی تاویل کرنا محض جہالت اور ہٹ دھرمی ہے۔ اگر یوں بے وجہ ہر جگہ "ولد" سے مراد پوتا یا روحانی بیٹا مراد لینا اچھی بات ہے۔ تو پھر مولانا آپ ایسی تاویل کرنے کے بعد فوراً یہ بھی اعلان کر دیں کہ آئندہ جب بھی میں اپنے لڑکے یا لڑکی کا ذکر کسی محفل میں کروں تو اس سے مراد میرا صلبی لڑکا یا لڑکی نہ ہو گی بلکہ میرے پوتے اور پوتیاں مراد ہوں گی۔ یا میری روحانی اولاد۔ کیا آپ آج اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب آپ یہ الفاظ لکھ رہے تھے کہ:۔

"یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا۔ یہ سلسلہ بہت اقتدار و

نبوت حاصل کرے گا۔" تو اس وقت بھی آپ کے ذہن میں اس پیشگوئی کا مطلب یہی تھا۔ جو آپ آج سمجھ رہے ہیں؟ اور لڑکے سے مراد یقیناً آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی روحانی بیٹا یا آئندہ اولاد میں سے کوئی سمجھتے تھے؟ ورنہ ہر عقلمند یہ یقین کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ اس پیشگوئی کی ایسی تاویلیں ہرگز پہلے اس وقت آپ کے ذہن میں نہ تھیں۔ اور صرف اب ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بے جا عداوت و بغض نے آپ کے دماغ سے اختراع کرائی ہیں۔

ایک اور بات عرض کرنی رہ گئی۔ جناب مولانا آپ پیغام صلح ۲۱ر اپریل ۱۹۴۵ء میں تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ "اگر میری یا دوسرے کسی احمدی کی کوئی تحریر بانیٔ سلسلہ کے مسلک کے خلاف ہو۔ تو وہ ہرگز قبول نہیں ہو سکتی" کیا آپ کو اس امر کا انکار ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لخت جگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی پیشگوئی مذکورہ سبز اشتہار اور "التبلیغ" کا مصداق قرار دیا ہے۔ اگر آپ اس واضح امر کے بھی منکر ہیں۔ تو بتائیے۔ کیوں اور کس بنا پر حضور نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولادت پر ان کا نام وہی رکھا؟ جو خدا کے کلام میں مصلح موعود کا رکھا گیا تھا۔ یعنی "بشیر الدین" اور "محمود" اور "فضل عمر" پھر کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نعمت اللہ صاحب ولی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر "پسرش یادگار مے بینم" اپنے چار بیٹوں میں سے بڑے پر چسپاں کیا ہے؟ پھر کیا حضور نے ان کی پیدائش پر ان کو مصلح موعود کی پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق "مرد خدا مسیح صفت" نہیں قرار دیا؟ اور اس کے علاوہ کیا تریاق القلوب کے صفحہ ۱۰۸ پر حضور نے مصلح موعود کی پیشگوئی کو حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ پر چسپاں نہیں کیا؟ اگر یہ سب کچھ یقیناً صحیح ہے۔ پھر براہ مہربانی ذرا تعیین کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضور کا وہ کونسا بیٹا موجود تھا۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق حضور نے فرمایا۔ کہ مجھے بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا

اگر اس بیٹے سے مراد کوئی آئندہ ہونے والا پوتا یا حضور کی اولاد میں سے کوئی شخص تھا۔ تو کیا اللہ تعالیٰ نے حضور کو بشارت دیتے وقت "ہے" فرما کر (نعوذ باللہ) غلطی کی؟

جناب مولوی صاحب اس تناقض کے کیا معنے ایک طرف تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ "اگر میری یا کسی دوسرے احمدی کی کوئی تحریر بانیٔ سلسلہ کے مسلک کے خلاف ہو۔ تو وہ ہرگز قبول نہیں ہو سکتی" اور دوسری طرف آپ خود ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورۃ الصدر تحریرات اور مسلک کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے نہ صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ برحق اور مصلح موعود ہونے کا انکار کر رہے ہیں۔ بلکہ عام اخلاق کو بھی بالائے طاق رکھتے ہوئے حضور کو "مکاری رنگ میں نبوت کا دعویٰ کرنے والا" "ہزاروں تاریکیوں میں ملوث اور گپیں ہانکنے والا" قرار دے کر خود اپنے دماغ کے چل جانے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جناب مولانا صاحب کیا یہی تھا حضرت مسیح موعود کا مسلک؟ اور کیا آپ نے حضور کی تحاریر متعلقہ اولاد سے یہی سیکھا ہے؟

امید ہے مولانا صاحب "ضرور میرے ان چند سوالات کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ ورنہ دنیا خود فیصلہ کرے گی۔ کہ کون حقیقی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک پر چل رہا ہے۔ اور کون حضور اقدس کی صریح اور واضح تحریروں کے خلاف چلتے ہوئے اپنے ہی "فتوے" کے مطابق نہ صرف اپنی تمام تحریرات اور تقریروں کو ناقابل قبول ثابت کر رہا ہے بلکہ ان پر اصرار کر کے اپنی "مغالطہ آمیز منطق کے چہرہ سے" خود ہی "منافقت کا نقاب" اٹھا رہا ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ ربنا لا تجعلنا من الذین عادوا الرسولؐ والمسیح الموعودؑ وحسدوا اھل بیتھما

(احقر محمد صدیق مولوی فاضل امرتسری مبلغ سیرالیون حال سیرالیون مغربی افریقہ)

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

(۱) میاں دوست محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ۱۸ر مارچ سے ایک ماہ کی رخصت پر ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کی رخصت کے ایام میں چودھری محمد انور صاحب کاہلوں کو قائم مقام امیر مقرر فرمایا ہے

(۲) حلقہ جماعت احمدیہ غوث گڑھ ریاست پٹیالہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چودھری بشیر احمد صاحب سعید پوسٹ غوث گڑھ کو امیر اور چودھری نور احمد صاحب سکنہ سکھے وال کو نائب امیر (۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک کے لئے) مقرر فرمایا ہے (ناظر اعلیٰ)

قابل توجہ امراء جماعت ہائے احمدیہ

بعض امراء جماعت ہائے احمدیہ اپنی مقامی جماعت کو عارضی طور پر چھوڑتے ہوئے اپنا قائم مقام مقرر کرنے میں قواعد سے لاعلمی کی وجہ سے یا کسی اور غلط فہمی کے باعث اپنے ان اختیارات سے جو انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تفویض ہیں۔ تجاوز کر جاتے ہیں۔ اس وقت بعض ایسی تازہ مثالیں دفتر میں موجود ہیں۔ کہ بعض امراء نے اپنے قائم مقام ایک ایک ماہ کے لئے بلکہ غیر معین عرصہ کے لئے بھی مقرر کر دیئے ہیں۔ اور بغیر جماعت کے مشورہ کے مقرر کر دیئے ہیں۔ (کم از کم ان کی رپورٹوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مشورہ نہیں کیا گیا) حالانکہ یہ دونوں صورتیں امراء کے اختیارات سے باہر ہیں۔ چونکہ قواعد سے اس قسم کی لاعلمی یا غلط فہمی بعض اوقات تنازع کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے اس امر کی وضاحت کر دینا ضروری ہے۔ کہ امراء کو بے شک اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی اجازت ہے۔ مگر اس کیلئے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد مفصلہ ذیل کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

"قاعدہ $\frac{821}{10}$:۔ مقامی امیر کو ایسے حالات میں جبکہ اسے غیر متوقع طور پر اچانک کہیں اپنے مقام سے باہر جانا پڑ جاوے۔ اور مرکز سے پیشگی اجازت حاصل نہ کر سکے۔ لیکن وہ اپنی مقامی جماعت کے ساتھ مشورہ کر سکتا ہو۔ تو اسے بمشورہ مقامی جماعت اپنی غیر حاضری کے ایام کے لئے اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ یہ غیر حاضری پندرہ دن سے زائد نہ ہو۔

قاعدہ $\frac{821}{11}$:۔ لیکن اگر اسے ایسے خاص حالات کے ماتحت فوراً اپنے مقام کو چھوڑنا ہو۔ کہ وہ جماعت سے بھی قائم مقام امیر کے متعلق مشورہ نہ کر سکتا ہو۔ تو جائز ہوگا۔ کہ وہ اپنے سکرٹریوں کے مشورہ سے ہی پندرہ دن کے لئے اپنا قائم مقام مقرر کر دے۔

قاعدہ $\frac{821}{12}$:۔ ہر دو صورتوں میں امیر کا فرض ہوگا۔ کہ عارضی تقرری کی اطلاع فوراً مرکز (نظارت علیا) میں ارسال کرے۔

نوٹ:۔ قاعدہ $\frac{821}{10}$ میں "مقامی جماعت" سے اول مراد "مجلس انتخاب" ہے۔ بشرطیکہ یہ مجلس وہاں قائم ہو۔ "مجلس انتخاب" اگر قائم نہ ہو۔ تو پھر "مقامی جماعت" سے مراد مقامی جماعت ہی ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

انصار جماعت قادیان اور ان کا تبلیغی پروگرام

پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام کا سال اول ۳۰ر اپریل ۱۹۴۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اور یکم مئی ۱۹۴۵ء سے سال دوم کا دور شروع ہو جائیگا۔ جو انصار قادیان ابھی تک اپنے بعض عذرات کی بنا پر تبلیغ کے لئے نہیں جا سکے۔ انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ ۳۰ر اپریل ۱۹۴۵ء تک تبلیغ کے لئے روانہ ہو جاویں۔ جو لوگ کسی بیماری وغیرہ کا اب بھی عذر رکھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے محلہ کے زعیم انصار اللہ کے ذریعہ دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں اطلاع دیں اور یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ وہ کب تبلیغ کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ لیکن ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء کے بعد ایسے جو احباب تبلیغ پر جائینگے۔ ان سے سال اول کے پندرہ دن کے بجائے سال دوم کے بھی پندرہ دن یعنی پورا ایک ماہ تبلیغ کے لئے لیا جائیگا۔

تبلیغ پر جانے والے احباب کو اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں جا کر تبلیغ کرنی ہوگی۔ یا جہاں پر جانے کے لئے ان کو مرکز سے ہدایت دی جائے۔ اس بارے میں عہدہ داران انصار اللہ محلہ جات کو ہدایات دی جا رہی ہیں۔ ہر تبلیغ پر جانے والے انصار کا فرض ہوگا۔ کہ مقام تبلیغ پر پہنچکر دفتر مرکزیہ انصار اللہ کو اپنے پہنچنے کی اطلاع دیں۔ (قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

تعلیم الاسلام کالج

ہمیں تمام ان نوجوانان احمدیت کے پتے مطلوب ہیں۔ جو امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کسی صوبہ کسی یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ امید ہے۔ کہ نوجوان جلد از جلد اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے۔ اپنے نام اور پتوں سے مطلع کرینگے۔ (مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

ہندوستان کے مختلف مقامات میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام تبلیغ احمدیت

مالابار

مولوی عبداللہ صاحب مبلغ مالاباری لکھتے ہیں۔ کہ مارچ کے دوسرے ہفتہ میں دو لیکچر دیئے۔ بسلسلہ تبلیغ ۵۶۶ میل کا سفر کیا۔ بعض لوگوں کو انفرادی رنگ میں تبلیغ کی۔ اور احباب جماعت کی تربیت میں بھی کوشاں رہا۔ درس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور مسائل احمدیت سکھاتا رہا۔

کلکتہ

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ مارچ کے پہلے دو ہفتوں میں چار لیکچر دیئے۔ اور تقریباً نوے اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اسی میل کا سفر بھی کیا۔ ایک تبلیغی رسالہ بھی چھپ رہا ہے۔ روزانہ درس دیتا رہا۔

حلقہ جوڑا

مولوی رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ لکھتے ہیں کہ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں دو لیکچر دو مختلف دیہات میں دیئے اور بعض مولوی صاحبان سے تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ دس مقامات کا دورہ کیا۔ خاص جوڑا میں ایک غیر احمدی نمبردار کی جگہ پر ایک جلسہ منعقد کیا مگر مخالفوں نے شور و شر کر کے کارروائی میں روک ڈال دی۔ مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک صاحب نے بیعت کی اور تین بیعت کے قریب ہیں۔

حیدرآباد دکن

مولوی عبدالمالک خاں صاحب لکھتے ہیں کہ ۵ لغایت ۱۵ مارچ ۱۹۴۵ء چار لیکچر دیئے۔ چار روز تک مسلسل صبح دس بجے سے تین بجے بعد دوپہر تک ایک مجلس میں مختلف مسائل پر ایک عرب صاحب سے گفتگو ہوتی رہی۔ ۲۳ احباب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ احباب جماعت کو بھی تبلیغ کے لئے تیار کرنے کی غرض سے نوٹس لکھوائے گئے۔

بہار

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں دو لیکچر دیئے۔ ایک مقام کا دورہ کیا۔ ۲۵ اصحاب کو مل کر تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا اچھا اثر ہو رہا ہے۔ بعض احمدی کالجیٹ اپنے دوستوں کو لاتے ہیں۔ اور وہ سوالات کر کے جواب لیتے ہیں۔ جب ان پر ان کے مولویوں کی دھوکہ دہی واضح ہوتی ہے تو ان سے بدظن ہوتے ہیں۔ بعض نوجوان چونکہ دن میں اپنے متعلقین کی طرف سے اعتراض کے خوف سے نہیں آ سکتے۔ اس لئے ساڑھے نو بجے سے بارہ ایک بجے تک آ کر گفتگو کرتے رہے۔ امید ہے کہ ان میں سے بعض امتحانات سے فارغ ہو کر بیعت کریں گے۔

کراچی

مولوی احمد خاں صاحب نسیم لکھتے ہیں مارچ کے پہلے ہفتہ میں بہائیوں سے دو پرائیویٹ مناظرے ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص کامیابی ہوئی چھ علاقوں میں تبلیغ کے لئے گیا۔ پندرہ احباب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ روزانہ فجر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد درس دیتا رہا۔ خدام الاحمدیہ کی کلاس کو بھی تعلیم دیتا رہا۔

حلقہ بھینی میلواں

حکیم احمد الدین صاحب دیہاتی مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں ایک عیسائی سے مناظرہ ہوا۔ آٹھ مقامات کا دورہ کیا۔ اور کئی لوگوں کو پرائیویٹ طور پر تبلیغ کی۔ بعض احمدی دوستوں کو مسائل دینیہ سکھائے۔ اور دوسری نظارتوں سے تعاون کیا۔

حلقہ قصور

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا آنریری مبلغ لکھتے ہیں ۱۱ لغایت ۲۲ مارچ ۱۹۴۵ء میں نے ایک لیکچر شیخوپورہ اور دو لاہور چھاؤنی میں دیئے، جہاں بحکم نظارت دعوت و تبلیغ میں گیا۔ دو اصحاب کو ملاقات کے ذریعہ بھی تبلیغ کی۔ شیخوپورہ میں جو لیکچر ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت پسند کیا گیا۔ بعض دوستوں کو مسائل دینیہ سے آگاہ کیا گیا۔ موضع ستو کے اور موضع لدھیکے نیویں میں غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔ ایک گاؤں میں ایک عیسائی پادری سے مناظرہ ہوا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ عیسائیوں نے بھی اپنے پادری کی کمزوری کا اعتراف کیا۔ موضع اجنالہ میں ایک غیر احمدی مولوی نے سلسلہ کے خلاف سخت بدزبانی کی اور مناظرہ کا چیلنج بھی دیا جسے ہم نے منظور کر لیا۔ مگر وہ میدان میں نہ آیا۔ اس پر بعض غیر احمدیوں اور غیر مسلموں نے اس کی مذمت کی احمدیوں نے بھی گاؤں میں ایک جلسہ کیا۔ اور میں نے مخالفین کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

شام چوراسی

عبدالحکیم صاحب سیکرٹری لکھتے ہیں کہ یہاں ۱۷، ۱۸ مارچ جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں ملک عبداللہ صاحب گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب نے مختلف مواضیع پر تقریریں کیں جلسہ کے دوسرے روز سیرت پیشوایان مذاہب کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں ایک ہندو دوست نے حضرت کرشن اور دوسرے نے حضرت رامچندر اور ایک سکھ دوست نے حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کی سیرت پر تقریریں کیں۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے سیرۃ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور ملک عبداللہ صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کی۔ غیر احمدیوں نے مناظرہ کی خواہش ظاہر کی۔ مگر بعد میں راہ فرار اختیار کر گئے۔

اعلانات نکاح

خاندان سید حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ سیالکوٹ میں چار مبارک تقاریب

(۱) سیدہ امتہ السلام بنت سید عبدالسلام صاحب سیالکوٹی کا نکاح سید اسلم علی صاحب ولد سید امجد علی صاحب کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر ہوا۔

(۲) سیدہ قمر اسلام بنت سید عبدالسلام صاحب کا نکاح سید امتیاز احمد صاحب ولد سید ممتاز علی کے ساتھ دو ہزار پانچ سو روپیہ حق مہر پر ہوا۔

(۳) سیدہ تنویر اسلام بنت سید عبدالسلام صاحب کا نکاح صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب خلف الرشید حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ ایک ہزار حق مہر پر ہوا۔

(۴) سیدہ آسیہ بنت سید سمیع اللہ صاحب کا نکاح سید اعجاز احمد صاحب ولد سید ممتاز علی کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (سید ممتاز علی)

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء بروز جمعہ مسجد نور میں عزیز سید منور حسین شاہ ولد سید مہدی حسن شاہ صاحب کا نکاح رقیہ بیگم بنت سید عبداللہ شاہ صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

سید ولایت شاہ دار الرحمت

(۲) سماۃ رسول بی بی بنت چودھری رحمت علی جٹ دولت پور کا نکاح مسمی چودھری علی احمد ولد چودھری حیات خان قوم جٹ ساکن دولت پور تحصیل پٹھانکوٹ سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر چودھری عبدالوحید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ دولت پور نے مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۵ء کو پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو سلسلہ اور جانبین کے لئے مبارک کرے۔

چودھری نذیر احمد دولت پور

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۷۹۰۴ منکہ عبدالرحمٰن خاں ولد تاج خاں صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ چند قطعات زرعی زمین مختلف اقسام تقریباً بارہ بیگہ قیمتی اندازاً چھ صد روپیہ ایک عدد رہائشی مکان خام قیمتی ۔/۴۰۰ اور ایک باغ آم اور تالاب میں بھی خاندانی طور پر کچھ حصہ ملے گا جس کی اندازاً قیمت ۔/۵۰ روپے ہوگی۔ لہٰذا اس جائیداد کی مجموعی قیمت ۔/۱۰۵۰ روپے بنتی ہے۔ جس میں ہم تین بھائی حقدار ہیں۔ جائیداد ہنوز تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ جب کبھی تقسیم ہوگی۔ اس کی صحیح تعداد اور قیمت سے مجلس کارپرداز کو ان شاء اللہ مطلع کروں گا۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت تقریباً ۔/۴۰ روپے ماہوار ہے۔ جو کم و زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت

وفات ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبدالرحمٰن خان موصی موسٹی پتی مائینز گواہ شد محمود خان برادر حقیقی گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۲۰۰ منکہ روشن بی بی بیوہ چوہدری حاکم خان صاحب سدھو جٹ پیشہ امور خانہ داری عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن چک 166/7R ڈاکخانہ فقیروالی ضلع ریاست بہاولپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۵ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) برتن جہیز قیمتی ۱۵۰/ روپے (۲) بھینسیں دو عدد قیمتی ۵۰۰/ روپے (۳) گائے ایک عدد قیمتی ۵۰/ روپے کل مبلغ ۷۰۰/ روپے۔ میں اس کے ساتویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میں انشاء اللہ جلد از جلد مذکورہ جائیداد کا حصہ مبلغ یک صد روپیہ صدر انجمن میں داخل کر کے رسید حاصل کرونگی۔ العبد نشان انگوٹھا روشن بی بی بیوہ چوہدری حاکم خان گواہ شد: غلام محمد بقلم خود برادر موصیہ گواہ شد: نشان انگوٹھا امام علی پسر موصیہ۔

نمبر ۸۱۹۹ منکہ رحمت بی بی زوجہ خان محمد شریف قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حلقہ مسجد مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) حق مہر جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں ۲۰۰/-

(۲) مشین سلائی جسکی قیمت اندازاً ۲۰۰/ (۳) زیور طلائی وزن ۲ تولہ قریباً ۱۵۰/- میزان ۶۵۰/ روپے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد ۶۵۰/ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور پھر اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد رحمت بی بی گواہ شد: محمد عبداللہ۔ گواہ شد خان محمد شریف خاوند موصیہ۔

نمبر ۸۱۹۸ منکہ رحمت بی بی زوجہ اکبر علی صاحب قوم جھجھہ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسٹیٹ محمد آباد ڈاکخانہ ٹاہلی ضلع میرپور خاص صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۵ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) چھاننیاں و چوڑیاں چاندی ۱۰ تولہ قیمتی ۹۰/ روپے (۲) کانٹے طلائی پونہ تولہ قیمتی ۶۰/ روپے۔ علاوہ اسکے مبلغ ۲۰۰/ روپے حق مہر بذمہ خاوند قابل وصول ہے۔ اس تمام جائیداد مبلغ ۳۵۰/ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا رحمت بی بی زوجہ اکبر علی گواہ شد: اکبر علی خاوند موصیہ گواہ شد: نشان انگوٹھا چوہدری امام علی چک ۱۶۰ برادر حقیقی موصیہ بہاولپور۔

نمبر ۸۱۹۴ منکہ خورشید بیگم زوجہ محمد فضل حق قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ننگلی کے P.O. ناگو کے ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میرا حق مہر مبلغ ۴۰۰/ روپے ہے جو قابل وصول ہے زیور میرا اس وقت کوئی نہیں ہے۔ حق مہر کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جس کے ۵۰/ روپے بنتے ہیں۔ جس قدر پہلے ہو سکے دیدونگی اور کلہم تمام رقم جو دینگی انشاء اللہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء تک جمع کرا دوں گی۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا خورشید بیگم زوجہ محمد فضل حق۔ گواہ شد محمد فضل حق خاوند موصیہ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ولد علی گوہر ساکن ننگول۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن۔ ۲ر اپریل۔ امریکن فوجیں اوکے ناوا میں اتر چکی ہیں۔ جو ٹوکیو سے ۳۲۵ میل ہے۔ فوجوں کے اترنے سے قبل ہوائی جہازوں نے ایسی شدید بمباری کی۔ کہ اس جزیرہ کا ساحل آگ اور دھوئیں میں چھپ گیا۔ لوزان اور سیبو میں بھی امریکن فوجوں کو مزید کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ پانچ روز میں ان جزائر میں ۱۱ ہزار جاپانی مارے گئے۔ اس کے مقابل میں صرف تیرہ سو امریکن کام آئے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ جزائر فلپائن میں تین لاکھ جاپانی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں۔ امریکن بمباروں نے آج صبح پھر ٹوکیو پر حملہ کیا۔ مگر اسکی تفاصیل تاحال نہیں آئیں۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ مغربی محاذ پر اتحادی فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے۔ روہر کے شمال میں امریکن فوج سو میل بڑھ چکی ہے۔ تیسری امریکن فوج اب برلین سے ۱۷۰ میل دور ہے۔ اس محاذ پر جرمن سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ پہلی اور نویں امریکن فوجوں کے باہم مل جانے سے تیس لاکھ جرمن فوج گھیرے میں آ گئی ہے۔ اتحادی ٹینک اب کیسل کے مشہور شہر کی بستیوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس نواح میں ایک زمین دوز ٹینک فیکٹری پر قبضہ کیا گیا ہے۔

روسی فوجوں کی پیشقدمی سے آسٹریا کے دارالسلطنت ویانا کو سخت خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ اب یہ فوجیں ویانا سے صرف ۲۵ میل دور ہیں۔ جرمن بہت سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ آسٹریا کے ایک اہم صنعتی مقام سے روسی فوج صرف دس میل دور ہے۔ ہنگری میں روسیوں نے مزید سو مقامات چھین لئے۔ اور ۲۶ ہزار جرمن قید کئے ہیں

دہلی ۲ر اپریل۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وار ٹرانسپورٹ ممبر نے بتایا۔ کہ چنگشائی کے ریلوے حادثہ میں ۴۲ مسافر ہلاک اور ۲۱۴ زخمی ہوئے۔ زخمیوں کی حالت خطرہ سے باہر ہے۔ محکمہ ریلوے اس حادثہ کے بواعث کی تحقیقات کرا رہا ہے۔ تاہم اگر سندھ گورنمنٹ بھی چاہے۔ تو کسی مجسٹریٹ کو تحقیقات پر مقرر کر سکتی ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں فنانس ممبر نے بتایا۔ کہ باہر سے مشینری منگوانے اور دوسرا سامان لانے اور بھیجنے کے بارہ میں ہندوستان کی بھی وہی پوزیشن ہے۔ جو دیگر نوآبادیات کی۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ ایک ہندوستانی کمپنی نے فلم سازی اور فوٹوگرافی کا سامان تیار کرنے کی اجازت مانگی تھی۔ جو اسے نہیں دی گئی۔ حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو اس سوال پر غور کرے گی۔ کہ ان اشیاء کو ہندوستان میں بنانا کہاں تک ممکن ہے۔

ماسکو ۲ر اپریل۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ روسی گورنمنٹ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سان فرانسسکو کانفرنس میں لبلن گورنمنٹ کو نمائندگی دی جائے۔ مگر برطانی گورنمنٹ نے جواب دیا ہے۔ کہ پولش گورنمنٹ مقیم لنڈن کو لبلن گورنمنٹ کے مقابلہ میں زیادہ حکومتوں کی تائید حاصل ہے۔

واشنگٹن ۲ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ نے روس کے اس مطالبہ کی حمایت کرنا منظور کر لیا ہے۔ کہ سان فرانسسکو کانفرنس میں روس کو تین ووٹ دے جائیں۔ اس مطالبہ کی منظوری کی صورت میں امریکہ بھی اپنے لئے تین ووٹوں کا مطالبہ کریگا۔

دہلی ۲ر اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ چند روز ہوئے بنگال میں جیسور کے قریب ایک گاؤں میں ایک بمبار طیارہ برباد ہو گیا۔ ۸ شہری ہلاک ہوئے اور ۱۰ زخمی۔ نیز سات مویشی ہلاک اور دس مکانات تباہ ہو گئے۔

نیویارک ۲ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب تک اتحادی افواج جرمنی کے ایک چوتھائی رقبہ پر قبضہ کر چکی ہیں۔ اور جرمنی کے تین صنعتی علاقوں میں سے دو علاقوں کو روند چکی ہیں۔ جنرل پیٹن نے ایک اعلان میں کہا ہے۔ کہ انکی فوج ۲۹ جنوری سے ۲۲ مارچ تک ۳۰۷۲ جرمن شہروں اور قصبوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ اس عرصہ میں ڈیڑھ لاکھ جرمن گرفتار اور نوے ہزار ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔

نیویارک ۲ر اپریل۔ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کے ہیڈ کوارٹر کے ایک افسر کے بیان کے مطابق وسطی برما کی پچاس ہزار جاپانی فوج محصور ہو گئی ہے۔ اب تک برما کی لڑائی میں ایک لاکھ جاپانی ہلاک اور پچاس ہزار زخمی ہو چکے ہیں۔

سڈنی ۲ر اپریل۔ آسٹریلین گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اگر اسے سان فرانسسکو کانفرنس میں علیحدہ نمائندگی نہ دی گئی۔ تو آسٹریلیا ان چھوٹے چھوٹے ممالک کو جنہوں نے جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ اس کانفرنس میں ووٹ دینے کا حق دیئے جانے کی مخالفت کریگا اور وہ اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ اس سے مشورہ کئے بغیر اسے ایمپائر میں شامل کر لیا جائے۔

چنکنگ ۲ر اپریل۔ امریکن ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۸ ویں امریکن ہوائی فورس نے ہانکو کے شمال مغرب میں دو سو میل کے فاصلہ پر اپنا ایک ہوائی اڈہ خالی کر دیا ہے۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ سے ۳۰ ہزار بنے بنائے منقولہ بنگلے انگلستان پہنچ گئے ہیں۔ تا انگلستان میں مکانات کی قلت کا سوال حل ہو سکے۔

واشنگٹن ۲ر اپریل۔ فلپائن کے وزیر مالیات نے ایک اعلان میں کہا۔ کہ فلپائن اس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اسے حسب وعدہ ۴ر جولائی ۴۶ء تک آزاد کر دیا جائے۔

کلکتہ ۲ر اپریل۔ گورنر بنگال نے صوبہ کا نظم و نسق سنبھال لیا ہے۔ اسمبلی اور کونسل کے اجلاس ملتوی کر دئے۔ اور ۴۶-۱۹۴۵ء کا بجٹ اپنے خاص اختیارات سے منظور کر لیا ہے۔

بغداد ۲ر اپریل۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے عراق کے ریجنٹ کو امریکہ آنے اور سرکاری مہمان کی حیثیت سے اس ملک کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ جسے ریجنٹ مذکور نے منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ اٹلی کی اتحادی فوجوں کے کمانڈر نے ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ اب موسم سرما ختم ہو رہا ہے۔ اور اتحادی فوجیں اٹلی میں وسیع پیمانہ پر حملہ کرنے والی ہیں۔ آپ نے اطالوی وطن پرستوں کو انتباہ کیا ہے۔ کہ وہ اس وقت کا انتظار کریں۔

ماسکو ۲ر اپریل۔ مارشل سٹالن نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے سلواکیہ کے شہر نودے زامکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہ دریائے نیٹرا کو بھی پار کر چکی ہیں۔ اور شمالی اٹلی کی اتحادی فوجوں سے ملنے کے لئے پیشقدمی کر رہی ہیں۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ امریکن سائنسدان اب علانیہ یہ تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ وہ ایک تیسری جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور بعض ایسی چیزیں تیار کر رہے ہیں۔ جو اس جنگ میں استعمال نہ ہو سکیں گی۔ وہ امید رکھتے ہیں۔

اعلان نکاح

قادیان ۲ر اپریل۔ آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں جمیل احمد صاحب اکبر (برادر چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر واقف زندگی) کا نکاح سیدہ امۃ العزیز بنت میر احمد علی صاحب حیدرآباد دکن کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ امۃ العزیز صاحبہ سیٹھ محمد غوث صاحب کی نواسی ہیں۔ حضور نے ازراہ شفقت لڑکی کی طرف سے ولی ہونا منظور فرمایا۔ احباب اس تعلق کے جانبین اور احمدیت کیلئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

واشنگٹن ۲ر اپریل۔ اوکے ناوا کے ساحل پر اترنے والی امریکن فوج پانچ میل لمبے ٹکڑے پر پاؤں جما چکی ہے۔ اور تین میل تک آگے بڑھ چکی ہے۔ یہاں بہت سے ٹینک۔ توپیں اور بکتر بند گاڑیاں بھی اتار دی گئی ہیں۔

آج صبح ٹوکیو پر جو حملہ ہوا۔ وہ سائپان کے اڈوں سے اڑ کر کیا گیا۔ اور یہاں ہوائی جہازوں کے انجن بنانے کے ایک کارخانہ کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔

دہلی ۲ر اپریل۔ نان پارٹی کانفرنس نے جو تجاویز لارڈ ویول کو بھیجی ہیں۔ ان کے متعلق مسٹر جناح نے کہا۔ کہ اگر ان میں سے کوئی مان لی گئی۔ تو پاکستان ختم ہو جائیگا۔ ہندوستان کو ایک ملک تسلیم کر کے سمجھوتہ کی جو بھی کوشش کی گئی۔ مسلمان اس کی مخالفت کرینگے۔ اگر برطانی حکومت نے پاکستان کو نقصان پہنچانے والی کوئی سکیم اختیار کی۔ تو یہ دس کروڑ مسلمانوں کے ساتھ دھوکا ہوگا۔

کانڈی ۲ر اپریل۔ ۱۴ ویں فوج نے ملائن کے شمال میں دشمن پر کامیاب حملہ کیا۔ اور اس کے نصف سے زیادہ سپاہی ہلاک کر دیئے۔ ٹرنک روڈ پر ایک گاؤں بھی اس سے آزاد کرا لیا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے مغربی برما میں دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں پر دور دور تک حملے کئے۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ مارشل منٹگمری کی فوجیں وسطی جرمنی میں برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ مگر فوجی مصالح کے پیش نظر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ وہ کہاں پہنچ چکی ہیں۔ روہر کے شمال میں کئی بڑے بڑے جرمن شہر گھیرے میں لے لئے گئے ہیں۔ آسٹریا میں بڑھنے والی روسی فوج اب ویانا سے صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ دشمن گو مقابلہ کر رہا ہے۔ مگر روسی سیلاب کو روکنے میں اسے کوئی کامیابی